دینی مدارس کی رجسٹریشن اور اسناد

قاری محمد حنیف جالندھری
(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دینی مدارس کی رجسٹریشن اور اسناد کے حوالے سے تازہ ترین صورت حال پر چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس و جامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کا موقف اور پالیسی عوام کے سامنے آسکے۔ جہاں تک رجسٹریشن کا تعلق ہے، دینی مدارس کو اس سے کبھی انکار نہیں رہا اور اس وقت بھی ہزاروں مدارس ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں، جن میں سے بعض مدارس کی رجسٹریشن کی مدت نصف صدی سے بھی متجاوز ہے، جب کہ گزشتہ ۱۱ برس یعنی ۱۹۹۴ء سے حکومت نے نئے مدارس کی رجسٹریشن پر پابندی لگا رکھی تھی، جس کی وجہ سے مدارس کی رجسٹریشن کا کام ایک عرصے سے معطل تھا۔ اس کی وجہ دینی مدارس کی طرف سے رجسٹریشن سے انکار نہیں بلکہ حکومت کی عائد کردہ پابندی تھی، جس کے باعث ہزاروں دینی مدارس کی رجسٹریشن اور تجدید کی درخواستیں سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرنے والے دفاتر میں فیصلوں کے انتظار میں سرخ فیتے کا شکار چلی آرہی تھیں۔

اس دوران حکومت نے متعدد بار اس بات کی کوشش کی کہ سرکاری طور پر کوئی ''بورڈ'' قائم کرکے دینی مدارس کو اس کے ساتھ الحاق پر آمادہ کیا جائے اور اس کے لیے مسلسل دباؤ کی پالیسی اختیار کی گئی مگر دینی مدارس کے تمام وفاقوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کا یہ مطالبہ رہا کہ کسی بورڈ کے ساتھ الحاق پر مجبور کرنے کی بجائے حکومت ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت دینی مدارس کی رجسٹریشن پر عائد کی جانے والی پابندی اٹھانے کا اعلان کرے اور اس کے تحت مدارس کی رجسٹریشن کا کام مکمل کیا جائے۔ اس سلسلے میں دینی مدارس کے وفاقوں کی طرف سے یہ پیش کش بھی کی گئی کہ اگر حکومت سوسائٹی ایکٹ میں کوئی ضروری ترمیم کرنا چاہتی ہے تو ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کی قیادت کو اعتماد میں لے کر ترمیم بھی کی جاسکتی ہے، مگر بات صرف رجسٹریشن اور ڈاکومنٹیشن کی حد تک ہو کیونکہ دینی مدارس کی آزادی اور خودمختاری کے خلاف کوئی بات قبول نہیں کی جاسکتی۔ اس پر حکومت کے ساتھ مسلسل مذاکرات جاری رہے جو بحمد اللہ تعالیٰ گزشتہ دنوں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دینی مدارس کی رجسٹریشن حسب سابق سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہوگی البتہ اس میں ایک نئی شق یعنی سیکشن نمبر ۲۱ کے تحت مندرجہ ذیل امور کا اضافہ کر دیا گیا ہے:

☆ــــ ہر دینی مدرسہ کے لیے رجسٹریشن کو لازمی کر دیا گیا ہے۔ ☆ــــ مذہبی تعلیم کے لیے قائم کیے جانے والے ہر

ادارے کو خواہ وہ کسی بھی نام سے ہو، دینی مدرسہ قرار دے دیا گیا ہے۔ ☆ — دینی مدارس کے لیے لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ اور آڈٹ شدہ حسابات کی کاپی رجسٹریشن آفس میں جمع کرائیں۔ ☆ — مدارس میں فرقہ وارانہ مذہبی منافرت پر مبنی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جہاں تک رجسٹریشن کو لازمی کرنے کا تعلق ہے، یہ بات خود دینی مدارس کے مفاد میں ہے اور ہمارا ایک عرصہ سے مطالبہ چلا آ رہا ہے کہ مدارس کی رجسٹریشن پر پابندی ختم کی جائے، اس لیے ہم اسے اپنے ایک اہم مطالبے کی تکمیل سمجھتے ہوئے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مدارس کی کارکردگی اور حسابات کے بارے میں عرض ہے کہ مدارس کی ایک بڑی تعداد اپنی سالانہ رپورٹ شائع کرتی ہے اور اپنے حسابات باقاعدہ آڈٹ کراتی ہے، اس لیے ہمیں اس کی کاپی رجسٹریشن آفس کو فراہم کرنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے اور اس شق کا اضافہ ہمارے مشورہ کے ساتھ ہمیں اعتماد میں لے کر کیا گیا ہے۔

تاہم فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی تعلیم کے حوالے سے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ مدارس دینیہ میں فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت کی تعلیم نہ پہلے کبھی تھی، نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگی۔ تاہم مختلف مذاہب اور فرقوں کے درمیان علمی بحث ومباحثہ اور مسائل واحکام کی تعیین وتشریح میں دلائل کے ساتھ علمی اختلاف کو اس کا مصداق قرار دینے سے علمی تحقیق کا راستہ رک جائے گا اور یہ پابندی فرقہ واریت پر نہیں بلکہ علم وتحقیق پر سمجھی جائے گی۔ اس لیے اس شق کے ساتھ یہ وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ اس کا اطلاق صرف ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے اور امن عامہ کو خراب کرنے کی سرگرمیوں پر ہوگا اور علمی وتحقیقی سرگرمیاں اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔

اس کے ساتھ ہی ہم نے حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ جب سوسائٹی ایکٹ کے تحت دینی مدارس کی رجسٹریشن کا اصول تسلیم کر لیا گیا ہے اور رجسٹریشن پر پابندی ہٹائی جا رہی ہے تو جو مدارس اس سے قبل رجسٹرڈ چلے آ رہے ہیں ان کی سابقہ رجسٹریشن کو بحال رکھا جائے، کیوں کہ یہ مدارس ''سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ'' ہیں۔ اگر رجسٹریشن کا کوئی نیا قانون بنتا تو انہیں جدید رجسٹریشن کی ضرورت تھی البتہ نئے قواعد کا ان پر اطلاق کر دیا جائے۔ حکومت نے اس مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ ''رجسٹرڈ'' مدارس کو ''رجسٹرڈ'' ہی تصور کیا جائے گا۔ نیز حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ متعلقہ افسران اور دفاتر کو ہدایت کی جائے کہ وہ مدارس کی رجسٹریشن کے لیے مدارس کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کا طرز عمل اختیار کریں اور روایتی طریق کار کی بجائے ''ون ونڈو آپریشن'' کے ذریعے جلد سے جلد اس کام کو نمٹائیں اور متعلقہ دفتر درخواست موصول ہونے کے بعد، ایک ہفتہ کے اندر اندر مدارس کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرے۔ چنانچہ حکومت نے وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد اور محکمہ اوقاف کے چاروں صوبائی دفاتر میں رجسٹریشن سیل قائم کر دیئے ہیں جو رجسٹریشن میں دینی مدارس سے تعاون کریں گے اور ہمارے مطالبے پر ''رجسٹریشن'' کی نگرانی وفاقی وزارت مذہبی امور کرے گی۔

باقی رہی بات دینی مدارس کی اسناد کی تو سپریم کورٹ کے تازہ ترین فیصلہ سے اس سلسلے میں جو الجھاؤ پیدا ہوا ہے، ہم اس کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ گزشتہ الیکشن میں چیف الیکشن کمشنر نے یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن سے رابطہ کرنے اور ان سے استفسار کے بعد جو فیصلہ کیا تھا، اس کے بعد اسے دوبارہ ''ری اوپن'' کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بالخصوص اس صورت حال میں کہ دینی مدارس نے انگلش، مطالعہ پاکستان اور اردو کے مضامین کو میٹرک تک اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے اور دینی مدارس کے جن طلبا نے اس سے قبل ان مضامین کا امتحان نہیں دیا، وہ بھی صلاحیت واستعداد اور معیار کے حوالے سے اس کمی کو بہت حد تک پورا کرتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر سپریم کورٹ دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب کا گہرائی سے جائزہ لے تو اسے اس کمی کی شکایت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ہم تفصیلی فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں اور فیصلے پر نظر ثانی کے لیے سپریم کورٹ میں جانے کا حق محفوظ رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لیے قانونی ماہرین سے صلاح مشورہ جاری ہے البتہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ سے اتنی گزارش ضرور ہے کہ الیکشن سے صرف ایک دن قبل سنائے جانے والے اس فیصلے سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں، انہیں فوری ریلیف دینے کی کوئی صورت نکالی جائے تا کہ وہ الیکشن لڑسکیں، بعد میں اپیل کے فیصلے پر جو صورتحال بھی ہوگی اس کا ان پر بھی اطلاق ہو جائے گا۔ نیز واضح رہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے سے فوری طور پر وہی افراد متاثر ہوں گے جو اس رٹ پٹیشن میں فریق تھے، قانونی طور پر باقی امیدوار اس الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔

☆☆☆

توحید باری تعالیٰ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خدا کا جلوہ نمایاں کیا جو آسمان کے اوپر سے زمین کے نیچے تک کا تنہا مالک ہے، اس کے کاروبار میں کوئی شریک نہیں، اس کی شہنشاہی میں کسی دوسرے کا حصہ نہیں، اس کے کارخانہ قدرت میں کوئی دوسرا ساجھی نہیں۔ کائنات کا کوئی ذرہ اس کے حکم سے باہر نہیں، دنیا کی کوئی چیز اس کی نگاہوں سے چھپی نہیں، شجر، حجر، جنگل، پہاڑ، صحرا، دریا، سورج، چاند، زمین، آسمان، انسان، حیوان، زبان والے اور بے زبان سب اس کے آگے سربسجود اور اس کی تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں۔ سب کمزور ہیں۔ وہی ایک قوت والا ہے۔ سب جاہل ہیں، اسی ایک کو علم ہے۔ سب فانی ہیں اسی ایک کو بقا ہے، سب محتاج ہیں وہی ایک بے نیاز ہے، سب اس کے بندے ہیں وہی ایک شہنشاہ ہے۔ غرض عرش سے فرش تک جو کچھ ہے وہ اس کا ہے اور اس پر صرف اسی کی حکمرانی ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ ہر برائی سے منزہ اور ہر الزام سے بری ہے۔ وہ ہر قسم کی صفات عالیہ اور صاف کمالیہ اور محامد جمیلہ سے متصف ہے۔ اس کی مانند کوئی نہیں، اس کی شبیہ ومثال کوئی نہیں، وہ تشبیہ وتمثیل سے بالاتر اور انسانی رشتہ ناطہ سے پاک ہے۔ ذالکم اللہ ربکم له الملك لااله الاهو (زمر۔ ۱) وہ ہے تمہارا رب، اس کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ ''پس ملت ابراہیمی کے پیروکار کا یہ فرض ہے کہ ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی کی طرف یکسوئی اختیار کرلے کہ حنفیت ظاہر وباطن میں کسی غیر کی طرف توجہ کو برداشت نہیں کرسکتی اور کسی سفلی وعلوی مخلوق سے قرار نہیں پاسکتی۔

(مولانا سید سلیمان ندوی)

(مراسلہ: صابر عدنانی)